

یوم اقبال کے موقع کے لئے ایک پر جوش تقریر

اردو نامہ کتاب گھر

<https://books.urdunama.org>

صدر گرامی قدر و حاضرین مکرم!

شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی تمام شاعری اول تا آخر مسلمانانِ عالم کے لیے ایک پیغام ہے۔ ایک عالمگیر پیغام جس کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ دین اسلام سے پوری پوری واقفیت حاصل ہو اور کوئی جاہل حضرت اقبال کے پیغام کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکتا ہے۔ وہ شخص جو اسلام کے زریں اصول اور تاریخ اسلام کا فہم و ادراک حاصل کر سکے۔ وجہ میں بیان کر چکا ہوں کہ حضرت اقبال کا کلام ہمیں نئے جہاں سے متعارف کرواتا ہے۔

جناب صدر!

ہم جانتے ہیں کہ حضرت علامہ اقبال پیدا ہی ایک ایسے ذی شان و ذی وقار خاندان میں ہوئے تھے جس میں اسلامی خصوصیات نمایاں طور پر اجاگر تھیں۔ حضرت علامہ اقبال کو شروع ہی سے ایک ایسا جید عالم استاد نصیب ہوا جو صحیح اسلامی دیندار کا قابل تقلید نمونہ تھا۔ میری مراد علامہ سید میر حسن سے ہے جن کا درخشاں خاندانی خصوصیات اور ابتدائی زدوسیات نے جس اسلامی تخم کی آبیاری کی تھی حضرت اقبال کے وسعت مطالبہ نے اس میں ایسے برگ و بار پیدا کیے کہ ان کے احسانات کا سایہ تا دیر قائم رہے گا۔ اور یہ اسی تاثیر کا نتیجہ ہے کہ حضرت اقبال کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ مستقل طور پر ایک جزو کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

میرے عزیز دوستو!

آپ جانتے ہیں کہ شاہیں خود دار ہے اور وہ محض آب و دانہ کے لئے بلندیوں سے نشیب کی طرف نہیں آتا ہے۔ وہ آب و دانہ جو پرواز کو کوتاہ کر دے اس کے نزدیک موت ہے۔

حضرت اقبال نے کیا خوب لکھا ہے۔

اے طائر! ہوتی اس رزق سے موت اچھی

جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

جناب صدر!

حضرت علامہ اقبال کا پیغام اسلام خود داری کا پیغام ہے۔ بندے کو ہزاروں دروازوں سے چھڑا کر ایک ہی چوکھٹ پر جھکاتا ہے۔ جو اس دروازے پر جھک گیا اس کے لئے اور کوئی مقام ایسا نہیں ہے جہاں اس کی کمر خم اور سر نیچا ہو۔ ہر قسم کا جھکاؤ کی خمیدگی صرف ایک ذات کے لیے ہے۔ اس کی حکومت حکومت ہے اور اس کی حاکمیت حاکمیت۔ حضرت اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا شعر عرض ہے۔

سروری زیب فقط اس ذات بے انتہا کو ہے

حکمران ہے بس وہی باقی بتاں آزادی

صدر ذی وقار!

حضرت علامہ اقبال مسلمانانِ عالم کو خودی کا پیغام دیتے ہیں۔ خودی ایک ایسا لفظ ہے جو ان کے کلام میں ایک وسیع المعنی لفظ ہے۔ خودی انسان کی ذات اور شخصیت کو کہتے ہیں۔ انسان اپنی ذات کو پہچانے اپنے حقیقت معلوم کرے

اپنے اور خدا کے تعلق کو سمجھنے اگر اپنی اصلیت سمجھ گیا تو خدا کا سراغ پالینا مشکل نہیں۔ وہ مسلمان میں خودی کو بیدار کرنا چاہتے ہیں۔ عجز کمزوری اور بزدلی کو دور کر کے انسان کو اس کے اصل مقام سے آشنا کرنا چاہتے ہیں اور ایسے ہی مسلمان کو جس کی خودی بیدار ہو گئی ہو وہ مردِ مومن کہتے ہیں۔ حضرت اقبال کا فرمانا ہے کہ۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بت تیری رضا کیا ہے

میرے عزیز ساتھیو!

حضرت اقبال کی تعلیمات کو سمجھو اور ان پر پوری طرح عمل پیرا ہو جاؤ کہ اسی میں ہماری ذاتی و قومی بقا کا راز پوشیدہ ہے۔ اگر آج ہماری آنکھیں نہیں کھل سکیں گی تو پھر ہمیشہ کے لیے ہمارے سامنے اندھیرا ہی اندھیرا ہو گا۔ وہ اقبال فرما گئے ہیں۔

ہزاروں سال نگھس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ و پر پیدا

جناب صدر اسی شعر کے ساتھ اجازت چاہوں گا۔ فی امان اللہ